رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتم و منیجر

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۹ | قادیان دارالامان - ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

گذشتہ ۴ نمبرون کے مطالعہ سے ناظرین پر یہ امر منکشف ہوا ہوگا کہ بعض ہفتے قادیان مین ایسے بھی گذرتے ہین کہ مین کوئی ایسی تقریرین یا مضامین یہان ذکر نہین ہوئین جو بجائے ۶ صفحون کے البدر کے ۴ صفحون مین ہی آسکے اگرچہ بعض اوقات حضرۃ اقدس کی تقریر اس قدر وسیع اور طویل ہوتی ہے کہ اگر اسے پورا نقل کیا جاوے تو مشکل سے ایک یا دو تا ریخین ۶ صفحون مین آسکتین - اس لئے مجھے موقعہ ملجاتا ہے کہ بحیثیت ایک قومی خادم ہونے کے دوسرے مضامین پر قلم برداشت کیا جاوے اور اسی ضمن مین ورو احمدیہ جماعت کے باہمی تعارف ۱۱ کے عنوان سے ایک مضمون کسی آئندہ نمبر مین درج ہوگا لیکن گذشتہ ایام مین جبکہ مین لاہور ٹھہرتا ہوا سیالکوٹ ایک شہادت ادا کرنے کو گیا تھا تو بعض احباب کے خیالات اندازہ کرنیکا عمدہ موقعہ ملا تھا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت مین بفضل خدا ایسے دماغ اور دل بھی ہین جن کو ایجاد تجویز اور تدبیر مین ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور وہ احمدی قوم کو اس الٰہی مشن کی خدمت اور اشاعت اور تبلیغ کے واسطے وسعت اور فراخ حوصلگی سے کام لینے پر اپنے خیالات کے اظہار سے خوب توجہ دلا سکتے ہین اور ہر ایک مقام پر جسقدر احمدیہ جماعتین ہین ان کو کیا امور مد نظر رکھکر اپنے جلسون کی ترقی اور انتظام مین کوشش کرنی چاہیئے اور کس طرح اخوت اسلامی کا ایک نمونہ ان مقامی جماعتون مین ہونا چاہیئے وہ اظہار کر سکتے ہین - یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ ایک آسمانی مصلح کی جو تعلیم اس وقت احمدی قوم کو ہے اس سے بڑھکر کوئی نئی تعلیم آپکا حواری پیش نہین کر سکتا مگر تاہم سعید طبائع اپنے بعض افراد کی خاطر امر معروف کے طور پر آپس مین باہمی یگانگت اور اتحاد کی زیادتی کیواسطے اگر آسمانی تعلیم کے ایک ایک فقرہ پر بسط سے لکھنا چاہین تو اُس تعلیم کی مثال ایسی ہوگی جیسے انگشتری مین ایک نگینہ جڑا جاوے - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ حضرۃ اقدس کی بڑی تمنا ہے کہ آپ کی مصنفہ کتب کو خوب غور سے مطالعہ کرکے مخالفین کے اعتراضون کے جواب سیکھے جاوین اور فن استدلال اور کلام جو آپکا ایجاد شدہ ہے اس سے طبائع مین ایک خاص ملکہ پیدا کیا جاوے اور اسی لئے آپنے کچھ عرصہ گزرا کہ تجویز کیا تھا کہ ایک امتحان احمدی جماعت کا خاص خاص تصنیفات مین ہو تو حضرۃ اقدس کی اس تمنا کو بجالانے کے بذریعہ مضامین تحریک کی جاوے گذشتہ ایام مین فن مباحثہ اور مناظرہ کے بارہ مین جو نوٹ ہم نے حضرت کی تقریرون سے انتخاب کرکے لکھے ہین ان پر قوم کی ایک خاص توجہ دلائی جاوے اور ان خدمات کے بجالانے کے واسطے ہر ایک مقام کی جماعت کو کیا انتظام کرنا چاہیئے کس طرح سے ہر سال ہر ایک جماعت ایکدو ممبر طیار کرکے حضرۃ کی خدمت مین پیش کرے کہ انہون نے فلان قسم کی دینی خدمت بجا لانیکی اس اثنا مین طیاری کی ہے تو اس قسم کی تحریک اور ترغیبین کرنی اور بذریعہ اپنے خداداد علم اور فضل کے دوسرے دن کو اس سے متمتع کرنا کسی صورت مین ثواب سے خالی نہ رہیگا ظاہر ہے کہ احمدیہ مشن کو ایسے لوگون کی بہت ضرورت ہے جو دین حق کی تبلیغ اور خدمت کے واسطے اپنے اوقات کو وقف کرین لیکن اگر ایک شخص وقت تو وقف کرتا ہے مگر اسے وہ خدمت بجالانے کا ڈھنگ نظر نہین آتا تو اُس کا وقت کو وقف کرنا کس کام کا ہے تو اس سے قوم کی خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکے لئے ضرورت ہے کہ ایک مقصد وقت کا وقف کرنا چاہیے کہ وہ ایک خاص خدمت کے بجالانے کا ڈھنگ وہ اثنا مین تحصیل کرکے اپنے آپکو امام کی خدمت مین پیش کرے بطور نمونہ کے مین نے اوپر کی بات بیان کی ہے اور اس طرح کی بہت سی خدمات ہین جن کا بجالانا اس امر پر موقوف ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت با قاعدہ ایک التزام ہفتہ وار جلسے کا رکھے اور ممبر اپنی اپنی خدمات کو سرگرمی سے بجا لاوین اپنی خانگی ضرورتون کو دینی ضرورتون پر ہرگز مقدم نہ کرین غرضیکہ میری بڑی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے روشن دماغ اصحاب اگر مجھے ایسے آرٹیکل لکھکر روانہ کرین تو انہین قوم تک پہنچایا جاوے اور جبکہ البدر مین ہفتہ کی ڈائری سے جگہ بچ رہے تو یہ خدمت قوم کی اس سے ہو تی رہے اسیطرح ایک سلسلہ سوال و جواب کا جس مین ضروری مسائل کا استفسار ہو اور جو لوگ دینی کتب سے پوری واقفیت نہین رکھتے وہ اپنی ہر ایک حرکت و سکون کو سنت نبوی کے موافق بجا لانے کے واسطے ایسی باتین ہم سے دریافت کرین تاکہ ہم ان کو خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اصحاب کبار سے حسب ضرورت دریافت کرکے عوام کے فوائد کی خاطر درج اخبار کردیا کرین اور ہماری جماعت کے جو احباب ڈاکٹری یا طبابت پیشہ ہین وہ حفظ صحت کے متعلق اگر ایک ایک کالم کا مضمون اپنے وجود کو نافع الناس بنانیکی نیت سے روانہ فرمایا کرین تو ہم اسے درج اخبار ہذا کر دیوین کیونکہ اس سے انکا وجود سے ایک وسیع عالم کو فائدہ پہنچتا رہیگا +

رکھیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے

۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی ✤

ظہر و عصر اس وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو لاہور سے چند ایک احباب تشریف لا کر ہوئے تھے جنکے نام یہ تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میر محمد اسمعیل صاحب۔ حکیم نور محمد صاحب اور برہما سے سید ابوسعید صاحب تاجر برنج رنگون۔ ان سب نے حضرت سے نیاز حاصل کی ✤

ایک صحابی کے دانت میں سخت درد تھی۔ حضرۃ نے فرمایا کہ اس کے لئے مجرب علاج یہ ہے کہ ایک بوٹی بنام کارا بارا نہر کے کنارے ہوتی ہے بارہا آزمایا ہے کہ جب اسے لیکر منہ میں رکھا اور چبایا اور اس کا اثر دانت پر پہنچا کیسا ہی سخت درد کیون نہ ہو آرام ہو جاتا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کارابارا اور کاربولک ایک ہی شئے معلوم ہوتی ہے حضرۃ نے فرمایا کہ یہ عربی لفظ قلع و برا ہوگا نہ کہ کاربولک ✤

مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک شہادت پر گورداسپور جانا تھا اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ مین یہان سے باہر جانا نہین چاہتا مگر ابتو اللہ تعالےٰ لے چلا ہے خود تو مین نہین جاتا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ قیامتی ما اقام الٰہی تو ہو ✤

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس کے لئے جونک کا لگانا اور زیادہ مقدار مین نگینشا کا جلاب دیکر پھر کھوڑا اور نربسی وغیرہ مصفی خون ادویہ کا استعمال کرنا بہت مفید اور مجرب ہے کیونکہ اسمین خونی و سوداوی مواد ہوتے ہین یہ ان دونون کا علاج ہے ✤

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے کہا کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون زیادہ تر ان لوگون کو ہوتا ہے جو کہ ننگے پاؤن پھرتے ہین طاعون کے کیڑے پاؤن کی راہ چڑھتے ہین اون کی گلٹی بن ران مین ہوتی ہے جو ہاتھ سے چڑھتے ہین ان کی بغلون مین اور جو منہ وغیرہ کے راستے جاتے ہین اون کے کان وغیرہ کے پاس اور جو معدی ہین چلے جاتے ہین ان کی گلٹیان معدے مین ہوتی ہین مگر وہ لوگون پر ظاہر نہین ہوتین ✤

پھر اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازین جمع کر کے پڑھی گئین اور یہ اس لئے ہوا کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور چند ایک دیگر احباب نے روانہ ہونا تھا ✤

مغرب و عشا ان اوقات کی نمازین اپنے اپنے وقت پر مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہائین اور کوئی ذکر اور مجلس نہین ہوئی

✤

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے بامامت مولوی محمد احسن صاحب ادا کی ✤

ظہر اور عصر کے اوقات مین کوئی ذکر نہین ہوا حضرۃ اقدس صرف نماز پڑھکر تشریف لے گئے

مغرب نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لیجانے لگے تو مفتی محمد صادق صاحب نے سر درد اور کچھ متلی وغیرہ کی شکایت کی۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آج شب کو کھانا نہ کھانا اور کل روزہ نہ رکھنا سکنجبین پی کر اس سے ذکر اور پھر مفتی صاحب کے مکان کی نسبت دریافت کر کے فرمایا کہ اس کے مالکون کو کہو کہ روشن دان نکالدین اور آج کل گھر مین خوب صفائی رکھنی چاہیے کپڑون کو بھی ستھرا رکھنا چاہیے آجکل دن بہت سخت ہین اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی کا رکھنا تو سنت ہے قرآن شریف مین بھی لکھا ہے۔ **والرجز فاهجر وثيابك فطهر** (یہ کلام حضرت کا ہم نے بالواسطہ سنکر لکھا ہے ایڈیٹر) پھر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عشا حضرۃ اقدس کھانا تناول فرما کر تشریف لائے نواب نے مجلس کی تین اشخاص نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت آپنے مبائعین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنے ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے آج کل بلا کا زمانہ ہے طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہین ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہون۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ مین داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤن سے گذارو رات اور دن تضرع مین لگے رہو جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ایسے وقت مین دعا۔ تضرع۔ صدقہ۔ خیرات کرو زبانون کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ نمازون مین دعائین کرو۔ مثل مشہور ہے منتین کرتا ہوا کوئی نہین مرتا نرا ماننا انسان کے کام نہین آتا اگر انسان مانکر پھر اُسے پس پشت ڈالدے تو اُسے فائدہ نہین ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہین ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہین ہوتا۔ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ بھی رکھا ہے عمل صالحہ اُسے کہتے ہین جس مین ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہین وہ کیا ہین ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) **عجب**۔ (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس مین خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریان اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہین ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہین۔ عمل صالحہ وہ ہے جس مین ظلم۔ عجب۔ ریا۔ تکبر۔ حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرۃ مین عمل صالحہ سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا مین بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر مین عمل صالحہ والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے سمجھو کہ جب تک تم مین عمل صالحہ نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہین کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھکر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اوس مین لکھا وہ لیکر پیئے اگر وہ اُن دواؤن کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا ✤

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپکو تم نے کتنا صاف کیا اب زمانہ ہے کہ خدا تقوی کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے بہت لوگ ہین کہ خدا پر شکوہ کرتے ہین اور اپنے نفس کو نہین دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہین ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہین کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہین ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے **استغفار** کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اُسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہون سے استغفار کرتا رہے آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين** یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہین گذارتا ہرگز امید نہین کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا مین مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہین آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی ہے

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

یہان تک آپنے تقریر کی تھی اتنے مین مولوی عبدالکریم صاحب گورداسپور سے اور دیگر احباب آگئے اور حالات سفر وغیرہ سناتے رہے مولوی عبدالکریم صاحب کے سفر مین ہر ایک قسم کے عوارض اور شکایت سے محفوظ رہنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ **ہمارا ایمان ہے کہ سب اُس کے ہاتھ مین ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب کے۔** پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✤

۱۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس تشریف لاکر نماز سے پیشتر کچھ عرصہ بیٹھے رہے اور ایک شخص طاعون کے کچھ حالات حضرت کو سناتا رہا کہ [illegible] کہا جاتا ہے کہ تم مسیح موعود کو مانتے ہو تو تم محفوظ رہو گے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ فلاں فلاں کون سا نہیں بچا اور [illegible] کو جا کر مانیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توکل اور اس کے ساتھ تقویٰ بھی ہوا کرتے ہیں۔ پھر نماز ادا کر کے حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت مولوی عبد الکریم صاحب نے جناب شیخ عرب صاحب احمدی تاجر [illegible] رنگون برہما کے حالات حضرت کو سنائے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اول اول عرب صاحب ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگین ہوئے تھے پھر کتاب آئینہ کمالات اسلام کسی طرح ان کی نظر سے گذری تو اس نے اس سلسلہ کی طرف توجہ دلائی اور حقیقت اسلام ان پر منکشف ہوئی۔ حضرت صاحب پھر خود عرب صاحب سے ان کے حالات دریافت کرتے رہے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہیں۔ عرب صاحب نے بیان کیا کہ میں نے کلکتہ سے سیکنڈ کلاس کا واپسی ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد [illegible] جنوری ۱۹۰۳ء تک ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میری بڑی خوشی ہے کہ آپ اس دن تک ٹھہریں جب تک ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔ اس پر عرب صاحب نے نیاز مندی سے عرض کی کہ کرایہ کی فکر نہیں میں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ پھر عرب صاحب اپنے مذہبی زندگی کی کیفیت حضرت اقدس کو سناتے رہے کہ میں اس مشرب کا آدمی تھا کہ خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا یہی خیال تھا کہ کھاتا ہے اور کماتا ہے آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دی کہ حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا ہی کی تلاش کرو حقیقی لذت خدا ہی میں ہے جو لذات اس دنیا سے لیجاوےگا وہی اس کے ساتھ رہینگی ایک دہریہ جب مریگا تو اسے یہی خیال ہوگا کہ میں نہیں ہوں اور صرف جسم جدا ہوا ہے اس کو حسرت ہی حسرت رہیگی جسم کے اندھے جیسے ہیں اور وہ قابل رحم ہیں بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہوں سید احمد خان نے تفریط کی راہ لی اور ان (وہابیوں) نے افراط کی طرح طرح کی بدنما باتیں پیش کیں۔ انسان ان کو کہاں تک قبول کرتا کوئی راہ تسلی اور سکینت کی نہ تھی کہ انسان مانتا۔

دین کا سارا حصہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیوے ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھا دے پھر جو سمجھنے والے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ انکو دلوں میں بٹھانا چاہے انسان کو پوری معرفت تک پہنچانے کیواسطے خدا نے اور حواس رکھے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو پھر دین کو انسان سمجھ نہ سکتا اور اس وقت میں حقیقی طور پر انسان خدا پر ایمان لاتا ہے۔ خدا پر ایمان اسی کا ہے جس کو خدا نے ہی ایمان دیا۔ برہمو کی طرح زمین آسمان کو دیکھ کر پھر خدا کی ضرورت کو ماننا تو گویا اپنی طرف سے ایک خدا تجویز کرنا ہے اور اس طرح سے گویا خود انسان کا احسان خدا پر ہے کہ اس نے خدا کا پتہ لگایا۔ اصل میں اسی ذریعہ سے انسان کو سچی زندگی حاصل ہوتی ہے جس سے وہ خدا پر احسان نہیں رکھتا بلکہ خدا کا بڑا احسان مانتا ہے کہ اس نے خود اپنے وجود سے اسکو خبر دی اور اسی دن سے سفلی زندگی سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے جس دن خدا کہے کہ میں غالب ہوں اور اس دن سے وہ ترک گناہ پر قادر ہوگا یہی وہ سلسلہ ہے جس سے انسان کو کامل یقین خدا پر حاصل ہوتا ہے مگر

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

دنیا میں بھی ہر ایک شخص انعام و اکرام کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح خدا کے انعام و اکرام بھی خواص پر ہوتے ہیں۔

پھر عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایکدفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپکی (میرزا صاحب) تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھکر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر | کی نماز حضرت اقدس نے با جماعت ادا کی۔

مغرب و عشا | حسب معمول نماز مغرب ادا کرنیکے بعد حضرت اقدس پھر دوبارہ تشریف لائے۔ طاعون کا ذکر ہوا فرمایا کہ اب اس کا علاج خدا کے پاس ہے **عندی معالجات** (الہام جو کہ البدر صفحہ ۔ پر ہے) اور اب یہ آیت بالکل صادق آگئی ہے

وان من قریة الا نحن مهلکوها قبل یوم القیمة او معذبوها عذابا شدیدا پ ۱۵

یعنی ہم کوئی گاؤں نہ چھوڑیں گے کہ اس کو ہلاک نہ کریں اسیطرح اب کوئی یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ ہمارے ہاں طاعون نہیں آئی اور جہاں اب تک نہیں آئی تو آخر آنے والی ہے اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب ڈاک کا خلاصہ سناتے رہے اور عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر نماز سے پیشتر تھوڑی دیر مجلس کی اور انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علو و استکبار کے متعلق فرمایا کہ اس میں علو و تکبر سے یہ مراد نہیں ہے کہ مال و وجاہت کا تکبر ہو بلکہ ہر ایک شخص جو کہ عاجزی اور تذلل سے خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتا اور اس کے احکام کو نہیں مانتا وہ اس میں داخل ہے خواہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

ظہر | اس وقت حضرت علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے تو نواب صاحب سے طاعون پر کچھ ذکر ہوا جس پر حضور نے ذیل کی تقریر کی اس کو ضروری سمجھ کر ذرا جلی قلم میں ہم درج کرتے ہیں۔

طاعون کی نسبت جماعت کی توجہ کے قابل

ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقوے سے کام لیوے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوینگا اور نہ منصوبہ اور نہ حجت بازی کام آوے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی بکہ نیہ ہی کرنی چاہیئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی اور کوئی اور جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے اگر وہ خدا پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جاوینگی صحابہ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسی ان پر اترے گی صحابہ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا ہمیں ضائع نہ کریگا اور سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلے تک میری جان آجاوے تو مجھے ہرگز یہ وہم تک نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا اس کی کیا وجہ ہے صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ وقت کا موقع ہے۔ راتوں کو جاگو۔ دعائیں کرو۔ آرام کرو جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں

اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اُس کی شاخیں ہیں تھوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون

پیغمبر خدا صلعم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف اُن کو جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی اگر نبوۃ کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہیں عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ اُن سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ میں پہلے تھا بلکہ اب میں ایک اور انسان ہوں اس وقت خدا کو راضی کرو حتیٰ کہ تم کو بشارتیں ہوں کل لکھتے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ ایام غضب اللہ غضبت غضباً شدیداً بنجی اہل السعادۃ یہاں اہل السعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جیسے صحابہ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں دیدیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہیں کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے حتیٰ کہ آبرو و عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کار و بار کا ذکر کرتا ہے کہ کسیطرح جانے سے رہ جاوے مگر انہوں (صحابہ) نے جان مال۔ آبرو عزت سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں فلاں آفت آئی حالانکہ ہم نے بیعت کی تھی مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ملنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بنجاوے۔ سارا قرآن دیکھو کہیں بھی صرف آمنو نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالح کا ساتھ ہی ذکر ہے غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہو اور دوسری دنیا کی لعن طعن کیواسطے۔ ایسے نازک دنوں میں چاہیئے کہ جماعت سمجھ جاوے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جاوے۔ اگر ہزاروں آدمی بھی طاعون سے مر جاویں تو میں ہرگز خدا کو ملزم نہ کروں گا اور یہی کہوں گا کہ انہوں نے احسان کا پہلو چھوڑ دیا ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین پھر حضرت نے نماز با جماعت ادا کی اور تشریف لے گئے۔

عصر حضرت اقدس نے نماز مسجد میں با جماعت ادا کی اور کوئی ذکر اور مجلس نہ ہوئی۔

مغرب و عشا حسب معمول بعد ادائیگی نماز مغرب حضرۃ اقدس عشا کی نماز سے کچھ عرصہ پیشتر تشریف لائے اور ایک شخص نے بیعت کی چند ایک احباب نے اپنے اپنے خواب سنائے جس میں سے ایک خواب یہ تھا کہ حضرت اقدس ہاتھی پر سوار ہیں اور وہ آپکے حکم میں چلتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو ہاتھی میں نے خواب میں دیکھا تھا اس کی بھی ایسی ہی حالت تھی اور اس سے مراد طاعون ہے کہ ہم اس پر سوار ہیں۔

ایک نے خواب میں سینی روٹی دیکھی اس کی تعبیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے۔ اس کے بعد عشا کی نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی

ظہر اس وقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر تھوڑی دیر مجلس کی اور اپنے الہامات کی تکرار فرماتے رہے جو کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کی نسبت تھے اور فرمایا کہ یہ بھی ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا۔

ابو سعید عرب صاحب آمدہ از رنگون نے عرض کی کہ ایک صاحب برہما میں کہتے تھے کہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکھیں اور اپنے دعاوی کے ذکر اس میں ہرگز نہ کریں تو میں بہت سا روپیہ صرف کر کے اُسے طبع کروا سکتا ہوں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے ابتدا ہی میں ہے صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اب ان سے کوئی پوچھے کہ عملی المغضوب کونسا فرقہ تھا تمام فرقے اسلام کے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ یہودی تھے اور ادھر حدیث شریف میں ہے کہ میری امت یہودی ہو جاویگی تو پھر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو وہ یہودی کیسے بنینگے پھر نماز ادا کر کے حضرۃ تشریف لے گئے۔

عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا۔

مغرب و عشا کی نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے آکر ایک ایک صحابی کو فرمایا کہ الّلوا پر جو مضمون لکھا ہے وہ مطبع میں چلا گیا ہے ایک دو کا پیاں نکلیں تو آپ کو دکھا دیں گے ایک صاحب کے دانت میں درد تھی اس کے لئے حضرت اقدس نے کارابارا (ایک بوٹی) طلب کرایا تھا وہ اندر مکان میں تھی۔ جناب میر صاحب نے کہا کہ ان کے دانت میں درد ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ میں ابھی جا کر وہ سب بوٹی لا دیتا ہوں۔ مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی۔ حضرۃ اقدس نے اس پر تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کیا تکلیف ہے اور اسیوقت اندر جا کر حضور وہ رومال لے آئے جسمیں وہ بوٹی تھی اور مریض کے حوالہ کی۔

ایک نے اصحاب میں سے عرض کی کہ آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس پ ۲۷ ع ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدید نے اپنا فعل باس شدید کا تو آنحضرت صلعم کے وقت کیا کہ اس سے سامان جنگ وغیرہ طیار ہو کر کام آتا تھا مگر اس کے فعل منافع للناس کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹھا رہی ہے (جیسے کہ ریل۔ تار۔ دخانی جہاز۔ کارخانوں اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں آنحضرت نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔

(حضرۃ اقدس جس قلم سے لکھا کرتے ہیں وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے دہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے ایڈیٹر)

پھر بعد اس کے مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ٹائمز آف انگلینڈ سے کچھ مضامین سنائے جس سے یورپ کی عیسائیت کا حال معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ مضمون ایک مستقل مضمون ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے صفحہ پر درج کریں گے۔

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج یہ الہام ہوا ہے

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

بعد ادائے نماز خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ یہ قیامت ہے جو آرہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہو

کہ بیعت کی ہوئی ہے قرآن میں ہر جگہ آمنو کے ساتھ عمل صالحہ کی تاکید ہے اگر بعض آدمی جماعت میں سے ایسے ہوں کہ جن کو خدا کی پرواہ نہیں اور اس کے احکام کی عزت نہیں کرتے تو ایسے آدمیوں کا نہ ہم وار نہ خدا ہے اور نہ ہم ان کو چاہیئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بنا دیں زلزلہ تو آ رہا ہے +

جمعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ میں ادا کیا

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین

رویا سنائیں جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تھیں +

(اول) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رویا میں دیئے اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر **علیٰ شکر المصائب** لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ **ھذہ صلۃ علی شکر المصائب** گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹیوں کے بارہ میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے +

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس میں سوال تھا کہ دعائے الہامیہ **رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی** کو صیغہ جمع متکلم میں پڑھ لیا جاوے یا نہ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل میں الفاظ تو الہام کے یہی ہیں (یعنی واحد متکلم میں ہیں) اب خواہ کوئی کسی طرح پڑھ لیوے قرآن مجید میں دونوں طرح دعائیں سکھائی گئی ہیں واحد کے صیغہ میں بھی جیسے **رب اغفرلی ولوالدی** الخ اور جمع کے صیغہ میں بھی جیسے **ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار** اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا میں **فاحفظنی** سے یہی مراد نہیں ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہیں سب ہی آ جاتے ہیں جیسے گھربار خویش و اقارب اعضائے اور قوائے وغیرہ +

سید عبدالحی صاحب عرب (جن کی طرف سے ایک اشتہار البدر کے صفحہ ۲۴ پر چھپ چکا ہے) اس میں انہوں نے ایک شیعہ کا حال لکھا ہوا تھا جو کہ باوجودیکہ عبدالحی صاحب کی ایک امانت غبن کر چکا تھا پھر عبدالحی صاحب کو نصیحت کرتا تھا کہ تو نے شیعہ مذہب ترک کر کے کیوں ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا ہے عبدالحی صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا سیدھا راستہ تو یہی ہے کہ میری امانت رکھ کر منکر ہو گئے ہو تم کو مجھے نصیحت کرتے شرم نہیں آتی۔

مفتی محمد صادق صاحب ولایت کی ایک عیسائی کمیٹی کا ایک مضمون سناتے رہے جس میں مسیح کی دوبارہ آمد پر بہت کچھ لکھا تھا کہ وقت تو یہی ہے سب نشان پورے ہو چکے ہیں۔ اگر اب بھی نہ آیا تو پھر قیامت تک نہ آوے گا چونکہ وہ ایک الگ مضمون ہے اسے البدر میں الگ شائع کریں گے +

اس مضمون کو سنکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس نے بعض باتیں بالکل صاف اور سچی لکھیں ہیں اور اس نے ضرورت زمانہ کو اچھی طرح محسوس کیا ہے بیشک اب ایک تختہ الٹنے لگا ہے اور دوسرا تختہ شروع ہوگا جس طرح یہ لوگ اس زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں بلکہ اکثر ان کے انتظار کے بعد اب بے امید بھی ہو گئے ہیں اور اکثروں نے تاویلوں سے آمد ثانی کے معنے ہی اور کر لئے ہیں کیونکہ اس کے متعلق تمام پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور زمانہ کی نازک حالت ایک ہادی کو چاہتی ہے اسی طرح اسلامی پیشگوئیوں کے مطابق بھی یہی وقت ہے نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ کل اہل مکاشفات اور ملہمین کے کشوف اور الہام اور رویا مسیح کے بارہ میں چودھویں صدی سے آگے نہیں بڑھتے +

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور اب تو مولوی لوگوں نے وہ خطبہ وغیرہ پڑھنے چھوڑ دیئے جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو وہ نام بھی نہ لیں گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہیں گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑو پھر نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے +

عالم مستورات کے واسطے ایک عجیب نظم

اصلی انسانی زیور — حافظ میر سعید اللہ صاحب نے از چک ۱۲۲ گوگیرہ۔ نہر میرٹھ کے رسالہ بہارت پہچن سے یہ نظم نقل کر کے پیسہ اخبار کو روانہ کی تھی

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امان جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ اُن جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے
اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجے مجھے
تا کہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اون پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جس کے ذریعے سے ہی سب انسانکے کام
بالیاں ہوں کان میں ایجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیری جھومکو میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے اپنے عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دین جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سبکے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تیرے درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے میری جان زیور خلخال کو
پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جان کہیں

(از پیسہ اخبار)

تعلیم الاسلام

ہمارے ناظرین تو آج تک یہی خیال کرتے ہونگے کہ قادیان میں صرف ایک ہی مدرسہ بنام تعلیم الاسلام قادیان ہے مگر آج ہم ان کی روحوں کو ایک ایسی تازہ خوشخبری سناتے ہیں جس سے وہ تر و تازہ ہونگے جو ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقی ترقی کی راہوں پر چلنے

کی تحریک ہو اور وہ یہ ہی کہ دارالامان قادیان مین علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ایک اور بھی مکتب ہی جسکے معلم ہمارے مخدوم مکرم حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم ہین اور آپ کو جو دلچسپی اور شوق علم سے ہے شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو آپ کے اسم مبارک سے تو واقف ہو مگر اس سے واقف نہو اور جہان کہین آپنے قیام کیا ہی وہان یہ درس تدریس کا سلسلہ بفضل خدا برابر ساتھ ہی جاری رہا ہے آپکا کتب خانہ ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے اور یہ تمام کتب اس نیت سے فراہم کی گئی ہین کہ ان کے ذریعہ سے خدمت قرآن ہو آپکی بڑی خواہش ہے کہ اہل اسلام عربی علم سے بہرہ ور ہون اور اپنی ذریت کو بھی عربی ہی کی تعلیم دلاوین اور یہ لوگ اسلام کے حصن حصین مین ہرگز داخل ہی نہین ہو سکتے جبتک عربی زبان سے ان کو واقفیت نہ ہو خود مولانا صاحب نے ہر ایک مروجہ علم۔ کیا سائنس۔ کیا فلسفہ کیا ہیئت۔ کیا طبیعات۔ تواریخ جغرافیہ۔ علم کلام۔ علم طب وغیرہ وغیرہ عربی زبان مین ہی تحصیل کئے ہین اور اسلام کی ترقی کا جو ایک بڑا جزو آپنے عربی دانی کو قرار دیا ہے یہ ایک بہت ہی قابل قدر خیال ہے جس کی طرف ہر ایک اہل اسلام کو عموماً اور احمدیہ جماعت کو خصوصاً اپنی توجہ کو بڑے زور سے صرف کرنا چاہئے اور جو احباب اگرچہ بذات خود تو اس نعمت عظمی سے محروم ہین اور اب تحصیل نہین کر سکتے ان کو کم از کم اپنی آئندہ ذریت پر تو ضرور یہ احسان کرنا چاہئے کہ وہ اس سے ہرگز محروم نہ رکھی جاوے یہ بات ہمین یہان رہنے اور ذاتی تجربہ سے ثابت ہوگئی ہی کہ اسلامی تعلیم اخلاق اور اس کے برکات سے ہم اس وقت پوری طور پر متمتع ہون گے جب عربی علوم مین ہمین ایک کامل مشق ہوگی اور ہمارے دین کی تکمیل کیواسطے اس زبان کا جاننا ہمین بہت ضروری ہے اور ہم احمدیہ جماعت مین داخل ہو کر اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم اسلامی حیثیت سے اپنی آئندہ ذریت پر نہین کر سکتے کہ اسے عربیت سے محروم رکھین اور جس حالت مین کہ دین کا دنیا پر مقدم کرنا ہماری بیعت کے اقرار کا ایک جزو اعظم ہے اور دین کی پوری واقفیت عربی پر وابستہ ہے تو ہم اس اقرار مین کہان تک پیچھے رہینگے اگر اس کی ترویج کی آپس مین کوشش نکرین گے غرضیکہ اس بڑی ضرورۃ کو جو کہ وجود اسلام کے نشو و نما کیواسطے روح کے حکم مین ہی کماحقہ حکیم صاحب ہی اپنی درس مین پورا کرتے ہین اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث۔ علم کلام۔ علم عروض علم لغت غرض طالب علم آپ سے مستفید ہوتے رہتے ہین اور اصل تعلیم الاسلام یہی ہی اور فصاحت و بلاغت کے میدان مین جو کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا نشان ہے اور جس نشان کو ہمارے پاک امام مرسل من اللہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج تک مختلف تصنیفات کی صورت مین پیش کیا ہے اگرچہ تم بڑہانے والے جوان ہو سکتے ہین تو یہی طالب علم ہوسکتے ہین بشرطیکہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی زندگیان اسی دینی خدمت مین وقف کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو استقلال اور استحکام نصیب ہو اس درس کے دو طالبعلمون یعنے میان غلام احمد صاحب اور حافظ روشن علی صاحب (برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب) نے آجکل بہ این وجہ کہ وہ علم عروض پڑھ رہے ہین اور اشعار بنانے مین مشق کر رہے ہین اسماء باری ..... تعالیٰ کو نظم مین ترتیب دی ہی تاکہ عوام الناس کو ان کے یادکرنے مین آسانی ہو اور بموجب حدیث شریف کے جو کوئی ان اسماء مبارک باری تعالیٰ کو یاد کرتا ہی جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہی وہ لوگ تو جنت مین داخل ہون اور ان کو ثواب ... [illegible] حاصل ہو اور وہ اسماء باری تعالیٰ یہ ہین +

و للہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ

(فی بحر) متقارب

حَسِیبٌ مُجِیبٌ رَقِیبٌ کَرِیمٌ
قَرِیبٌ لَطِیفٌ بَدِیعٌ رَحِیمٌ
مَجِیدٌ حَمِیدٌ رَشِیدٌ شَہِیدٌ
مُعِیدٌ مَتِینٌ سَمِیعٌ عَلِیمٌ
خَبِیرٌ بَصِیرٌ کَبِیرٌ مُحِیطٌ
عَلِیٌّ قَوِیٌّ عَزِیزٌ حَکِیمٌ
غَفُورٌ شَکُورٌ صَبُورٌ عَفُوٌّ
وَلِیٌّ وَدُودٌ رَؤُوفٌ حَلِیمٌ
سَلَامٌ غَنِیٌّ وَکِیلٌ حَفِیظٌ
مُقِیتٌ مُمِیتٌ جَلِیلٌ عَظِیمٌ

فی بحر متدارک

قَابِضٌ بَاسِطٌ خَافِضٌ رَافِعٌ
خَالِقٌ رَازِقٌ بَاعِثٌ وَاسِعٌ
مَاجِدٌ وَاحِدٌ وَاجِدٌ قَادِرٌ
ظَاہِرٌ بَاطِنٌ حَافِظٌ نَافِعٌ
مُؤْمِنٌ مَالِکٌ وَارِثٌ ضَارٌّ
غَافِرٌ قَاہِرٌ غَالِبٌ مَانِعٌ
اَوَّلٌ آخِرٌ بَارِیٌ مُبْدِیٌ
شَاکِرٌ عَالِمٌ مُنْعِمٌ جَامِعٌ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

ایک مقدمہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء مین کچھ خط و کتابت مولوی کرم الدین صاحب ساکن بہین ضلع جہلم کی طبع ہوئی تھی جس کی تردید مولوی کرم الدین صاحب نے بذریعہ سراج الاخبار جہلم مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر مین کی تھی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ناشائستہ کلمات لکھے تھے اس تمام معاملہ کی اصل بنا کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھی جو کہ انہون نے اپنے زعم مین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعجازی کتاب بنام اعجاز المسیح کے رد مین لکھی تھی مولوی کرم الدین صاحب کے شائع کردہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم کی بنا پر حکیم فضلدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر استغاثہ فوجداری کیا تہا جس مین پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور چند دیگر اشخاص بطور گواہ طلب کئے گئے تھے اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء تھی مگر حاضر ہونے سے پیشتر عدالت سے معلوم ہوا کہ وارنٹ پر تعمیل مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بوجہ عدم موجودگی مقام سکونت نہ ہو سکی اور پیر مہر علی شاہ صاحب بوجہ علالت طبع نہ آ سکے جس کی تصدیق مین ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ سمن شہادت کے ساتھ تہا۔ اس کے مقابل بچاؤ کی نیت سے مولوی کرم الدین صاحب نے ایک استغاثہ فوجداری جہلم مین بنام حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حکیم فضلدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان و شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم و مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دائر کیا ہے خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور جو کہ حکیم فضل الدین صاحب کی طرف سے وکیل تھے ۱۵ دسمبر کی پیشی بہگتا کر بحیثیت مختار جہلم گئے اور عدالت مین ضمانت داخل کروا کر وارنٹ بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعمیل کے روکنے کی اجازت عدالت مختار سے حاصل کی۔ وارنٹ اگرچہ جہلم سے چلا ہوا تہا اور بٹالہ تک بھی پہنچ چکا تہا مگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ابھی حضرۃ اقدس تک نہ پہنچا تہا اور یہ بھی ایک نشان منجانب اللہ ہے خواجہ صاحب فوراً آ گئے اور وارنٹ کی تعمیل بذریعہ حکمنامہ عدالت روک دی گئی اس مقدمہ کی تاریخ پیشی جہلم مین ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء ہے مزید حالات سے انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع دیجاوے گی۔ ایک مامور من اللہ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک نشان الہی ہوتا ہے اسیطرح ہمین امید کامل ہی کہ یہ مقدمہ جو کہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا گیا ہے کسی بڑے الہی نشان کا پیش خیمہ ہے جس کی حقیقت اپنے وقت پر خود خدا تعالیٰ بذریعہ اپنے مامور کے کھول دیگا اور آپ کی صداقت اور دعاوی پر ایک شاہد ناطق ہوگا۔

آج کل قادیان مین سردی بہت خشک اور شدت سے پڑ رہی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور

اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری معہ عبد الخالق صاحب عطار حضرت اقدس کی الہامی مسجد مین معتکف ہین (خدا تعالیٰ ایسی توفیق ہر ایک کو دے)

اس ہفتہ کے الہامات

۲۱ و ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا:-

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

(یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰؑ پر آیا تھا)

۲۳ دسمبر کو ظہر کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات کو یہ الہام ہوا ہے۔

انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ من عاد

یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

احتلام کا علاج فرمودہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی

(۱) پیشاب کرکے سووے۔

(۲) پانی وغیرہ پیکر نہ سووے۔

(۳) کہانے اور سونے مین ۳ گہنٹہ کا فاصلہ ہو۔

(۴) لنگوٹ باندھکر سووے۔

(۵) جب سونے لگے تو یہ خیال ہو کہ بستر میلا یا پلید نہ ہو جاوے اور بستر صاف رکھے۔

(۶) کاربونیٹ آف آئرن یک سرخ یا ایک گولی اوس دوا کی کہاوے جو کہ البدر نمبر ۴ کے ٹیٹل پیج کالم ۳ مین لکھی ہے۔

تصحیح

البدر صفحہ ۹ و ۵ زیر عنوان ” ایشیائی دماغ اور تثلیث“ ہم نے دیکھایا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب علیگڈھ مین تھے اور وہان آپ نے ایک کالجیر صاحب کی معرفت تثلیث وغیرہ پر سوال کئے حکیم صاحب کا علی گڈھ مین ہونا یہ غلطی سے لکھا گیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ لاہور مین ایک علی گڈھ کے کالجیر اور پروفیسر صاحب تھے جن سے یہ سب گفتگو لاہور مین ہوئی تھی

خبرین

ترکستان کی طرف ایران کی حد کے پاس ایک مقام فرغانہ ہے وہان اندی جان مین ایک سخت زلزلہ آنے سے ۵۰ دیسی اور ۵ روسی ہلاک ہو گئے۔

کارونیشن کی تقریب پر ۵۰۰ مردمان ولایت سے آئے ہین کہ وہ یہان کے دربار کی کیفیت دیکہین۔

لکھنؤ مین طاعون پہوٹ پڑی سخت انتظام شروع ہے

یورپ مین امسال اس قدر سردی ہے کہ مدتون یاد رہیگی

پیرس مین بعض لوگون کا بازارون مین چلتے چلتے خون جم گیا۔

امیر کابل نے قندہار کے درانی سردارون مین سے ایک کی لڑکی کے ساتھہ شادی کی۔

ولایت سے جو سامان جنگ امیر کابل کا آیا ہوا ہے اس مین سے صرف توپین گورنمنٹ انگریزی نے گذارنیکی اجازت دی ہے۔ اور باقی تمام سامان روکا ہے کہ اس کا عہد نامہ سرکار کے ساتھہ نہین ہے۔

پونہ مین ایک بابو صاحب رام چندر ہرکوجی راؤ نے اپنے ایک ملازم کو اس لئے قتل کرڈالا کہ ایک فقیر نے ان کو بتلایا کہ اگر ایک انسان قربانی دو تو تمہارے گہر مین ایک خزانہ مدفون ہے وہ مل جاویگا۔

۱۴ دسمبر کی شام کو کارونیشن کیمپ دہلی مین لارڈ کرزن کے مکان کے قریب الکٹرک لائٹ کمپنی کے دفتر کو آگ لگی بہت کوشش آگ بجہانے کی کی مگر کارگر نہ ہوئی نہ انجن کام آئے صرف کاغذات بچے۔

اوسی شام کو ایک اور آگ لگی اور ڈائرکٹر جنرل کے کیمپ مین تار والا خیمہ بالکل جل گیا۔ پاس خیمون کے گرا دینے سے آگ بجہ گئی۔

دہلی مین جنگی قواعد ہوتے ہوئے ایک گورہ توپ والی گاڑی سے گرکر اس کے پہیے کے نیچے آکر کچلا گیا

قاہرہ مین شہر پناہ کے قریب ایک پرائیوٹ کارخانہ تیزاب کا میگزین اڑ گیا۔ اٹھارہ مصری اس حادثہ مین ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی۔

دربار دہلی مین افسرون کے ساتھہ کتے نہ جانے پائین گے (پ۔ا۔۶)

سلطان مسقط اور اس کے ہمرائیون کے لئے کیمپ کا بند و بست ہو رہا ہے۔

دربار کے جلوس مین نظام دکن کا ہاتھی وائسرائے ہند کے ہاتھی کے بعد اول صف مین داہنی طرف ہوگا۔

خان قلات بھی دربار دہلی کے جلوس مین ہاتھی پر حضور وائسرائے کے ہمراہ ہون گے ان کے ہاتھی کا درجہ نمایان ہوگا۔

اس وقت جنوبی افریقہ مین ۵۵ ہزار انگریزی فوج موجود ہے۔

چاندی کی قیمت گہٹتی جاتی ہے جس کے باعث گورنمنٹ چین کو بڑی تفتیش ہے۔

روس کے وزیر زراعت نے کوہ قاف پر چاہ کی کاشت مین خاطر خواہ کامیاب ہونے کے باعث وہان چاے کی کاشت کو ترقی دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔

جنگ صومالی مین ایک پورا سکشن تار برقی کا بہی جائیگا

بوئر جنرلون کی فہرست نے جو انہون نے شائع کی ہے معلوم ہوا کہ انگریزون نے ان کے فنڈ مین صرف ۲۵ ہزار ۲۸ پونڈ چندہ دیا جس مین مسٹر فیلن کا عطیہ ۲ ہزار ۵۰۱ پونڈ اور پانچ پانچ سو پونڈ کی تین اور رقمین بہی شامل ہین۔

افریقہ مین ۷۰ ہزار ہاتہی سالانہ ہاتہی دانت کی غرض سے مارے جاتے ہین۔

یکم دسمبر کو دربار کیمپ کی ریل کہل گئی

ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے چارلسٹن کے محکمہ بحری کا محصول جمع کرنے کے لئے ایک حبشی مقرر کیا ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ والے بڑا شور و غوغا کر رہے ہین

بیت المقدس مین یہودی باشندون نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس مین ۲۴ ہزار کتابین ہین زیادہ تر عبرانی زبان مین ہین چند نادر الوجود نسخے بھی ہین

جہانسی کے علاقہ مین ایک عورت کو پولیس نے اخفائے ولادت اور بچے کو بے پناہ چہوڑ دینے کے جرم مین چالان کیا۔ عورت اقبالی تھی۔ قید ہوگئی مگر جیل مین جاکر معلوم ہوا کہ اسے چہہ ماہ کا حمل ہے۔ ڈاکٹر نے شہادۃ دی یہ ناممکن ہے کہ جس نوزائیدہ بچہ کے متعلق اس پر مقدمہ ہوا ہے وہ اس کا فرزند ہو اوس پر عدالت بالا نے عورت کو بری کر دیا۔

شام کے شہر لاذقیہ کا تمباکو بلاد یورپ و امریکہ مین ایسا پسند ہوا ہے کہ اس کی تجارت کو اپنے ہاتھہ مین لینے کے لئے وہان کئی کمپنیان بن گئی ہین۔ عثمانی اخبارات منفانی عثمانیہ تاجرون کو متنبہ کر رہے ہین۔ یہ تمباکو خوشبودار ہونے کی وجہ سے ابازیچہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ٹرسٹیان وقف حسین آباد مین قریب ڈاکخانہ اور نخاس کے پل پر اپر پرائمری کلاس تک تعلیم دینے کے لئے دو مدارس بطور شاخ جوبلی ہائی سکول کہولین گے تعلیم مفت ہوگی فیس نہین لیجاوے گی (۵۔۳۔و)

۲۳ نومبر لنڈن۔ شاہزادہ۔ شاہزادی کناٹ آج شرکت دربار کے واسطے لنڈن سے چلے۔

دربار دہلی مین اب مسٹر بورڈلن قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال جو پہلے بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر تھے شریک ہون گے بنگال مین عام خواہش ہے کہ انہین کو مستقل لاٹ کیا جاوے۔

(از اخبارات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے - ہمین پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندے کا خود فکر ہوگا مگر یاد دہانی کے لئے درخواست ہے کہ احمدی جماعت اپنی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے گی کیونکہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی سے اس جگہ آئندہ نسلون کے جوان قوم کی خدمت کے واسطے تیار کئے جا رہے ہین - اپنے شہر کے احباب اور معززین تحریک کرکے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کرکے راقم کے نام قادیان روانہ فرماکر عنداللہ ماجور ہون -

الراقم

محمد علیخان رئیس
مالیر کوٹلہ و ڈائرکٹر مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان

دارالامان

مجمع تحقیق الادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اول یہ کہ حضرة اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی جو ایک بڑی غرض یہ ہے کہ آپکے خدام بڑے غور و تدبر سے اپنے آپکو اس قابل بنا دین کہ اس الہی سلسلہ یعنی احمدیہ مشن کسی طالب حق کی تشفی یا اور خدا تعالےٰ کے تسبیح اور تقدیس کے بارے مین جب کبھی ان کو کسی مخالف اور معاند سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ ان دونون صورتون مین اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے ساکت نہ رہین اور ان تصنیفات کے مطالعہ سے ہمین ایک مادہ حضرة اقدس کے ایجاد کردہ طرز استدلال اور فن کلام کا پیدا ہو جاوے - اپنے الہام ہمام کے اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ اس مجمع کے ہر جلسہ مین ان تصنیفات کا کوئی حصہ یا کوئی کتاب مقرر کی جاوے اور چند ایک احباب ایسے منتخب ہون کہ وہ ایک فرض منصبی کے طور پر اس کتاب یا حصہ کتاب کا خلاصہ تقریرًا یا تحریرًا آئندہ جلسہ مین مع اپنے ایزادی خیالات و ریمارک کے سنایا کرین

دوم) اس مجمع کے بعض افراد اپنے اوقات کا کوئی حصہ اس امر کے لئے وقف کرین کہ وہ غیر مذاہب اور ممالک کی زباندانی تحصیل کرین اور ایک ایک یا دو دو صاحب ایک خاص زبان کو لیوین اور اسے توکل علی اللہ شروع کرین اور ہر نصف ماہ یا ایک ماہ مین جو ترقی وہ اس زبان مین کرین اس کی رپورٹ مجمع مین ہو اور وہ اسے سنا بھی دیوین اس طرح سے اللہ تعالےٰ اگر چاہے تو کچھ عرصہ مین ہر ایک زبان کے عالم دارالامان مین پیدا ہو سکتے ہین اور وہ اس الہی سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ مختلف بلاد مین کر سکتے ہین اور مختلف مذاہب کی کیفیت کا مطالعہ کرکے انکے مقابل مذہب (اسلام) کی حقانیت اور صداقت کو دنیا پر ظاہر کر سکتے ہین - اس وقت مین اس امر کو مناسب نہین سمجھتا کہ اس پر اپنا ریمارک کرون کہ یہ ہر دو اصول عمومًا اور دوسرا اصول خصوصًا کسطرح نبھ سکتا ہے اور اس کے لئے اول اول ہمین کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئین اور تمام زبانون کے معلم کہان سے آوین سہر ایک مجاہد فی اللہ جس نے اپنا وقت تحصیل زباندانی کے لئے وقف کیا ہے کسطرح ثابت کر سکے کہ واقعی اس نے کوئی نمایان ترقی اپنے فرض منصبی مین کی ہے کیونکہ جس حال مین ان مختلف زبانون کے ماہر موجود نہین ہین تو اس کی تحصیل اور تدریس اور ترقی کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہے - یہ کام ایک دین کی خدمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے توکل پر اس نے سرانجام پانا ہے اگر اس قادر مطلق ہستی کو منظور ہوگا تو تمام ذرائع وہ خود پیدا کر دیگا۔

آج تک تین چار جلسہ اس مجمع کے ہو چکے ہین اور منتظمان مجمع کا خیال ہے کہ اس کے دائرے کو وسیع کرکے بیرونجات کے احمدیہ احباب کو اس کے ممبر ہونے کی تحریک کرین کہ وہ اس مین داخل ہو کر اس کے ہر دو اصولون پر اپنے اپنے مقام پر کاربند ہون

ہماری اپنی رائے

اس مجمع کے متعلق یہ ہے کہ اس کی ضرورت مین تو شک نہین ہے ایک ایسے مجمع اور ایسے مجاہدین کی ضرورت تو احمدیہ مشن کو بہت ہے اور خدا تعالیٰ اسے برکت دے اور اس کے ارادون مین کامیابی حاصل ہو - مگر منتظمان مجمع سے ہماری اتنی التماس ضرور ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ بیرونجات کی احمدیہ پبلک مین اس کے ممبر پیدا کرنے کی کوشش کرین کم سے کم تین ماہ تک اون احباب کو اجازت دین کہ وہ اس کا استقلال اور استحکام دیکھ لین اور اس اثنا مین وہ کوشش کرین کہ اپنی کارروائی اور انتظام کی رپورٹ ماہواری بیرونجات کے احباب کو پہنچاتے رہین اور جس حالت مین کہ یہ مجمع ایک علمی مذاق کا مجمع ہے اور وہ علمی مذاق بھی ایسا کہ جس نے ایک عالم کا احاطہ کرنا ہے تو ضرور ہے کہ مجمع کے کل اعلیٰ اراکین ایسے ہی ہون جیسے کہ مفتی محمد صادق صاحب سیکرٹری ہین کہ زبان عربی - انگریزی - عبرانی - فارسی اور اردو اور پنجابی مین ایک معقول دسترس رکھتے ہین اور اگر زیادہ زبانون پر مثل مفتی صاحب اون کا احاطہ نہ ہو تو کم از کم عربی اور انگریزی کے اعلیٰ تعلیم سے واقف ہون +

احمدیہ پبلک کو ہم نے اس مجمع سے کیون انٹروڈیوس کیا

تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کرین اور ہر ایک مقام کی احمدیہ جماعت کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ایسے مجمع قائم کرکے اپنے ممبرون مین سے ایسے افراد پیدا کرتے رہین جو اپنے اوقات کو تفقہ فی الدین اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف کرکے اس الہی سلسلہ کے انصار ثابت ہو سکین نہ درست اس سے ہمین کوئی غرض نہین ہے کہ وہ اس مجمع کے ممبر ہون یا نہ ہون اور یہ مجمع اس انتہائی کام کو نبھا سکے یا نبھا سکے بہرحال ایسے مجمعون کی ضرورت تو ضرور ہے یہ وہ وقت نہین ہے کہ انسان دین سے بے فکر ہو کر بیٹھ رہے کیا تم نے یہ نہین سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین سے اگر کوئی دین کا دسوان حصہ ترک کرتا تو وہ گنہگار ہوتا تھا -

اور جس صورت مین تم نے ان اصحاب کرام کیساتھ ہونا ہے تو پھر دین سے بے فکری کے کیا معنی ہین اس خیال کی تائید مین ہمارے دوسرے آرٹیکل بھی دیکھنے کے قابل ہین جو اکثر احمدی قوم کے خادم اخبار بنام البدر مین شائع ہوتے رہینگے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ بیعت کے وقت جو اقرار دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا جاتا ہے اس کے ایفاء کے لئے مجموعی طور پر کوشش کرے اور خدمت دین بجالانے کے واسطے ایسے مجمع اور کمیٹیاں ایک بہت ہی عمدہ اور انسب طریق ہے اور ہر ایک مقام پر ان کی ضرورت ہے +

نوٹ - احمدیہ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس پر اپنی اپنی رائے لکھکر روانہ کرین جو بعد انتخاب درج اخبار کیجاوے منہ

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

مطبع الصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی چھپکر شائع ہوا